روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 2 دسمبر 2006ء 10 ذیقعد 1427 ہجری 2 فتح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 270

حمد کے بلند ترین معارف

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنے محامد اور ثناء کے معارف اس طور پر کھولے گا کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ بنی اسرائیل حدیث نمبر:4343)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے اسم اللہ کو اپنے تمام صفات و افعال کا موصوف ٹھہرایا ہے تو اللہ کے لفظ کے معنی کرنے کے وقت کیوں اس ضروری امر کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ قرآن شریف سے پہلے عرب کے لوگ اللہ کے لفظ کو کن معنوں پر استعمال کرتے تھے مگر ہمیں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اول سے آخر تک اللہ کے لفظ کو انہیں معنوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ رسولوں اور نبیوں اور کتابوں کا بھیجنے والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور فلاں فلاں صفت سے متصف اور واحد لاشریک ہے۔

(حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22صفحہ 176)

جو شخص محض خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کے رسولوں پہ ایمان نہیں لاتا اس کو خدا تعالیٰ کی صفات سے منکر ہونا پڑتا ہے مثلاً ہمارے زمانہ میں برہمو جو ایک نیا فرقہ ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر نبیوں کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے منکر ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سنتا ہے تو بولتا بھی ہے پس اگر اس کا بولنا ثابت نہیں تو سننا بھی ثابت نہیں۔ اس طرح پر ایسے لوگ صفات باری سے انکار کر کے دہریوں کے رنگ میں ہو جاتے ہیں اور صفات باری جیسے ازلی ہیں ویسے ابدی بھی ہیں اور ان کو مشاہدہ کے طور پر دکھلانے والے محض انبیاء علیہم السلام ہیں اور نفی صفات باری نفی وجود باری کو مستلزم ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ 175)

اللہ اسم جامد ہے اور اس کے معنی علیم و خبیر خدا کے سوا کسی کے علم میں نہیں اور خدائے عزیز نے آیت (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) میں اپنے اس نام کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے اور اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ذات رحمانیت اور رحیمیت سے متصف ہے۔...........

اور ان دونوں کے علاوہ باقی تمام صفات ان کے لئے شعبوں کی مانند ہیں اور اصل میں رحمانیت اور رحیمیت ہی ذات باری کے بھید کا مظہر ہیں۔

(اعجاز المسیح ترجمہ از عربی روحانی خزائن جلدنمبر 18 ص 115-116)

تبرکات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کیلئے اعلان ہذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی قائم فرمودہ تبرکات کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

(سیکرٹری تبرکات کمیٹی دفتر نظارت تعلیم
ٹیلی فون:0092-47-6212473)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

ترا حرف حرف امام تھا

مجھے کیا خبر کہ وہ ذکر تھا، وہ نماز تھی کہ سلام تھا
مرا اشک تھا مقتدی، ترا حرف حرف امام تھا

ترے رخ کا تھا وُہی طنطنہ، مری دید کا وہی بانکپن
کہ بس ایک عالمِ کیف تھا، نہ سجود تھا نہ قیام تھا

مَیں ورائے جسم تری تلاش میں تھا مگن، مجھے کیا خبر
کہ ہر ایک ریزۂ تن میں بھی تری جلوتوں کا نظام تھا

مجھے رت جگوں کی صلیب پر زرِ خواب جس نے عطا کیا
وُہی سحر، سحرِ مبین تھا، وہی حرف، حرفِ دوام تھا

مجھے عرش و فرش کی کیا خبر، مجھے تُو ملا تھا جہاں جہاں
وُہی آسماں تھی مری زمیں، وُہی فرش عرش مقام تھا

مری دسترس میں جو آگیا، ترے حُسن کا کوئی زاویہ
وُہی سلطنت مرے حرف کی، وُہی تاجدارِ کلام تھا

ترے گُنج لب سے رواں دواں، وہ جو ایک سیلِ حُروف تھا
اُسے لہر لہر سمیٹنا اسی کملی والےؐ کا کام تھا

رشید قیصرانی

تقریب شادی

محترم کرنل عبدالودود خان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ ڈاکٹر صدف ودود صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم فیصل نسیم بھٹی صاحب ابن مکرم نسیم احمد بھٹی صاحب کے ساتھ محترم ارشاد احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع پشاور نے 2 نومبر 2006ء کو پشاور میں کیا۔ اگلے دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور محترم امیر صاحب نے دعا کروئی۔ 5 نومبر 2006ء کو محترم نسیم احمد بھٹی صاحب نے ڈیفنس لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ محترمہ ڈاکٹر صدف ودود صاحبہ محترم عبدالقدوس خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ پشاور کی پوتی ہیں۔ اور محترم فیصل نسیم بھٹی صاحب محترم ڈاکٹر علم الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتے کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

واقفین نو کے لئے ضروری اعلان

ایسے واقفین نو جنہوں نے میڈیکل میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ دیا تھا۔ ان میں سے میڈیکل کالجز میں داخلہ حاصل کرنے والے واقفین نو وکالت کو مطلع کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین نو کو جماعت کے لئے بہترین اور مفید وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل وقف نو)

سانحہ ارتحال

مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب سیالکوٹی مورخہ 21 نومبر 2006ء کو بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے بڑے بھائی تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 22 نومبر 2006ء کو بعد عصر بیت مبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ اور چار بچے مکرم ظفر احمد نصیر صاحب مقیم عجمان مکرم مبشر احمد نصیر صاحب مقیم جنوبی افریقہ مکرمہ رخسانہ نصیر صاحبہ مقیم لاہور مکرم نعمان احمد نصیر صاحب نصرت ٹیلرز دارالصدر جنوبی ربوہ چھوڑے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مستقبل میں خدا تعالیٰ سب کی خود حفاظت کرے اور مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور اپنے خاص فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عبدالرشید منگلا صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی نواسی عزیزہ مبشرہ ارم واقفہ نو بنت مکرم عبدالوہاب منگلا صاحب نے مورخہ 10 نومبر 2006ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کرلیا ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین ان کے گھر واپڈ ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم شرجیل احمد صاحب لاہور نے بچی سے قرآن کریم کی تلاوت سنی اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو علوم قرآن اور فضائل قرآن سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ یوم تحریک جدید بھجوائیں

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 13۔ اکتوبر 2006ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 13۔ اکتوبر 2006ء کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں خالی آسامیاں

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل شعبہ جات میں آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے خواتین و حضرات جوان آسامیوں کے لئے کوالیفائیڈ ہوں اپنی درخواستیں صدر محلّہ/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد ارسال کریں۔

شعبہ	نام آسامی	کوالیفیکیشن	دیگر قابلیت
Food& Beverages	Cooks		اچھے تجربہ کار Cooks جو کہ بڑے ہوٹل کے کچن میں کام کرنے کا تجربہ رکھتے ہوں
ایمبولینس	ڈرائیور	PSV لائسنس ہولڈر	عمر کی حد 25 سال 40 سال کسی بڑے شہر میں ایمبولینس یا گاڑی چلانے کا تجربہ رکھتے ہوں
سیکیورٹی	سیکیورٹی گارڈ	میٹرک	ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

جن کی دوربین نگاہ نے حضرت مسیح موعود کو بہت پہلے پہچان لیا

بزرگ اور صالح وجود حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی

ان کا مکان سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پہلا دارالبیعت بنا

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں حضرت صوفی احمد جان صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود کی بعض تحریرات میں حضرت منشی احمد جان صاحب کے نام سے ملقب کیا گیا ہے ایک امتیازی اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے۔ لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ شائع ہونی شروع ہوئی تو ان کی روحانی آنکھ نے دیکھ لیا کہ یہی شخص اس زمانے کا موعود مسیحا ہے۔ ان کا ایک شعر ہمارے لٹریچر میں اکثر Quote کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبل از اعلان دعویٰ مخاطب کر کے فرمایا ؎

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد جب کوئی مرید ہونے کے لئے ان کے پاس آتا تو فرماتے ”سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں۔ حضرت صاحب کی بیعت کرو“۔

(افتخار الحق یا انعامات خداوند کریم مؤلفہ حضرت پیر افتخار احمد صاحب۔ ص 7)

ان کے ذریعے لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود کے ارادت مندوں کی اچھی خاصی جماعت قائم ہوگئی۔ گو ابھی تک بیعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا (جو کہ 23 مارچ 1889ء کو شروع ہوا) تاہم انہوں نے اصرار کر کے حضرت مسیح موعود کو لدھیانہ بلوایا۔ حضور 1884ء میں لدھیانہ تشریف لے گئے اور ان کے حضور کے ساتھ عشق کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے حضور کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا۔ حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے حضور کو نہیں دیکھا ہوا تھا اور انہوں نے پہلے سے بتایا ہوا تھا کہ انہوں نے بعض علامات کا علم رکھنے کی وجہ سے حضور کو پہچان لینا ہے۔ اس سے قبل انہوں نے حضرت مسیح موعود کی تصنیف براہین احمدیہ کی اشاعت پر ایک شاندار ریویو لکھا تھا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر کی زینت بن چکا ہے۔ خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب نے 1885ء میں جب حج کا ارادہ کیا اور حضرت سے اجازت لینے کے لئے خط لکھا تو حضور نے ان کے ذمے ایک اہم کام لگایا اور وہ یہ کہ ایک دعا لکھ کر دی کہ بیت اللہ اور عرفات میں حضرت مسیح موعود کی نمائندگی میں ان ہی الفاظ میں دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا (جس کی تفصیل آگے آئے گی) ان متضرعانہ دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا۔ حج سے واپسی پر اسی سال حضرت صوفی احمد جان صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود کو بہت افسوس ہوا۔ حضور بنفس نفیس تعزیت کے لئے ان کے ہاں لدھیانہ تشریف لے گئے اور ان کے بچوں سے تعزیت فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اس خاندان کا تعلق بڑھتا رہا۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب کی ایک صاحبزادی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ کا حضرت مسیح موعود کی تحریک پر حضرت مولوی نورالدین صاحب (جو بعد میں خلیفۃ المسیح کے عظیم روحانی منصب پر فائز ہوئے) کے ساتھ شادی ہوئی اور جب حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت کا الہام الٰہی کی بناء پر فیصلہ فرمایا تو پہلی بیعت ان کے گھر لدھیانہ میں لی۔ جس کے لئے پہلے سے اشتہار شائع فرمادیا اور عجیب حکمت ہے کہ سب سے پہلی بیعت حضرت خلیفہ اول کی لی اور عورتوں کی جب باری آئی تو عورتوں میں سے پہلی بیعت حضرت صوفی احمد جان صاحب کی اسی صاحبزادی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول) کی بیعت لی۔ بعد میں اسی خاندان سے حضرت مسیح موعود کے خاندان کی رشتہ داریاں ہوئیں۔ چنانچہ حضرت صوفی احمد جان صاحب کی ایک پوتی حضرت میر سید محمد اسحق صاحب کے عقد میں آئیں۔ اس رشتہ کی تحریک حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کو رویا صالحہ میں ہوئی تھی جس سے آگے پاکیزہ نسلیں جاری ہوئیں۔ حضرت سید محمد اسحق صاحب حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے۔

ازالہ اوہام میں ذکر خیر

ازالہ اوہام حصہ دوم میں ”بعض مبایعین کا ذکر نیز اس سلسلہ کے معاونین کا تذکرہ اور (دین حق) کو یورپ اور امریکہ میں پھیلانے کی احسن تجویز“ کے زیر عنوان حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک خوبصورت تحریر ہے جس کے آخر میں آپ فرماتے ہیں۔ ”اب میں ان مخلصوں کا نام لکھتا ہوں جنہوں نے حتی الوسع میرے دینی کاموں میں مدد دی یا جن پر مدد کی امید ہے یا جن کو اسباب میسر آنے پر طیار دیکھتا ہوں“۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم ص 520)

یہاں حضور نے 39 مخلصین کا ذکر کیا ہے اور پھر بعض نو مبائعین کے صرف نام لکھے ہیں۔ جن 39 مخلصین کا حضور نے قدرے تفصیل سے ذکر کیا ہے ان میں 10 ویں نمبر پر جس مقدس ہستی کا ذکر ہے وہ حضرت صوفی احمد جان صاحب کی ذات والا صفات ہے جو اگرچہ جماعت احمدیہ کی باقاعدہ تاسیس سے چار سال پہلے فوت ہو گئے تھے لیکن حضور نے ان کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

(10) حبی فی اللہ منشی احمد جان صاحب مرحوم

اس وقت ایک نہایت غم سے بھرے دل کے ساتھ یہ پُردرد قصہ مجھے لکھنا پڑا کہ اب یہ ہمارا پیارا دوست اس عالم میں موجود نہیں ہے اور خداوند کریم و رحیم نے بہشت بریں کی طرف بلا لیا (۔)

حاجی صاحب مغفور مرحوم ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے اور ان کے مریدوں میں آثار رُشد و سعادت و اتباع سنت نمایاں ہیں۔ اگرچہ حضرت موصوف اس عاجز کے شروع سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے لیکن یہ امر ان کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بیت اللہ کے قصد سے چند روز پہلے اس عاجز کو ایک خط ایسے انکسار سے لکھا جس میں انہوں نے درحقیقت اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کرلیا۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سیرۃ صالحین پر اپنا توبہ کا اظہار کیا اور اپنی مغفرت کے لئے دعا چاہی اور لکھا کہ میں آپ کی للّٰہی ربط کے زیر سایہ اپنے تئیں سمجھتا ہوں اور پھر لکھا کہ میری زندگی کا نہایت عمدہ حصہ یہی ہے کہ میں آپ کی جماعت میں داخل ہوگیا ہوں اور پھر کسرنفسی کے طور پر اپنے گزشتہ ایام کا شکوہ لکھا اور بہت سے رقت آمیز ایسے کلمات لکھے جن سے رونا آتا تھا۔ اس دوست کا وہ آخری خط جو ایک دردناک بیان سے بھرا ہے اب تک موجود ہے مگر افسوس کہ حج بیت اللہ سے واپس آتے وقت پھر اس مخدوم پر بیماری کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ اس دور افتادہ کو ملاقات کا اتفاق نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد ہی وفات کی خبر سنی گئی اور خبر سنتے ہی ایک جماعت کے ساتھ قادیان میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔

حاجی صاحب مرحوم اظہار حق میں بہادر آدمی تھے۔ بعض نافہم لوگوں نے حاجی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ تعلق ارادت رکھنے سے منع کیا کہ اس میں آپ کی کسرشان ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی شان کی پرواہ نہیں اور نہ مریدوں کی حاجت۔ آپ کا صاحبزادہ کلاں حاجی افتخار احمد صاحب آپ کے قدم پر اس عاجز سے کمال درجہ کا اخلاص رکھتے ہیں اور آثارِ رُشد و اصلاح و تقویٰ ان کے چہرے پر ظاہر ہیں۔ وہ باوجود متوکلانہ گزارہ کے اول درجہ کی خدمت کرتے ہیں اور دل و جان کے ساتھ اس راہ میں حاضر ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ظاہری اور باطنی برکتوں سے متمتع کرے“۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 529,528)

حضرت صوفی احمد جان صاحب کی حضرت مسیح موعود سے عقیدت مسلّم ہے۔ ہر موقع پر انہوں نے اپنی پیری مریدی چھوڑ کر حضرت اقدس سے بے حد عقیدت کا اظہار کیا اور اس کے کئی عملی نمونے دکھائے۔ تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ جب حضور شادی کے لئے مختصر برات لے کر دہلی روانہ ہوئے اور حافظ حامد علی صاحب اور لالہ ملاوامل صاحب کی معیت میں لدھیانہ سٹیشن پر وارد ہوئے وہاں حضرت صوفی احمد جان صاحب اپنے دونوں بیٹوں اور دوسرے کئی حضرات کے ساتھ تشریف لائے اور حضرت صوفی صاحب نے ایک تھیلی جس میں کچھ رقم تھی۔ حضور کی نذر کی۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 245,244)

حضرت مسیح موعود کے گھر والوں کا بھی لدھیانہ آنا جانا ثابت ہے۔

ابتدائی حالات

حضرت صوفی احمد جان صاحب اپنے ابتدائی حالات درج کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں:

”اس ناکارہ جہاں منشی احمد جان دہلوی ثم لدھیانوی بخشے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اور ڈھانکے عیبوں کو۔ آٹھ نو برس کی عمر سے طلب خدا اور یاد الٰہی کا شوق تھا۔ جہاں اس راہ کا مذکور ہوتا وہاں بیٹھتا اور جس جگہ کسی بزرگ کو سنتا وہاں جاتا خلوت و تنہائی میں گریہ وزاری کرتا اور جناب باری میں ملتجی ہوتا کہ یارب العالمین سیدھی راہ دکھا اور گمراہی سے بچا۔ نہ کاروبار میں دل لگتا۔ نہ نکاح کرنے کو جی چاہتا حتیٰ کہ چالیس برس کی عمر تک عالم تجرید میں بزرگوں کی خدمت میں پھرا کیا اور بہت کاملوں کی خدمت بابرکت میں استفادہ کیا۔ چنانچہ بعد انتقال حضرت قبلہ عالم خواجہ سلیمان چشتی تونسوی قدس اللہ سرہ کے، مکان شریف رتڑ چھتڑ میں غوث حمدانی ظل رحمت یزدانی حضرت امام ربانی سید امام علی شاہ سامری نقشبندی المجددی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں پہنچا اور بارہ چودہ برس تک خاک بوس آستان فیض ترجمان رہا۔ حضرت کی جناب سے اجازت نامہ عنایت ہوا اور طالبان خدا کی ہدایت واسطہ ارشاد فرمایا۔ چالیس برس کی عمر میں کدخدائی کی اور لدھیانہ رہنا اختیار کیا۔ صدہا طالبان خدا کا رجوع ہوا۔ ہدایت کا راستہ جاری کیا۔ باوجود نا قابلیت کے اس وقت تک کہ 1290ھ میں بائیس برس کا عرصہ ہوا۔ لدھیانہ میں اسی ذوق و شوق میں طالبان خدا کے

ساتھ بسر کرتا ہوں اور دعا مانگتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرا اور میرے متعلقوں اور دوستوں کا خاتمہ بخیر کرے اور اعلیٰ درجہ کو پہنچاوے اور صالحوں کے ساتھ مارے اور حشر کرے اور بخشے اور گناہ معاف کرے"۔

(طب روحانی تصنیف منشی احمد جان مطبع رحیمی لودھیانہ ص 2 تا 4)

زندگی کا مختصر خاکہ

ان کے صاحبزادے حضرت پیر افتخار احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے والد صاحب کا نام احمد جان ہے جن کا ذکر حضرت صاحب نے "ازالہ اوہام" میں کیا ہے۔ ان کے ساتھ آخر میں میرا بھی ذکر کیا ہے اور علیحدہ بھی تحریر فرمایا ہے اور دعا بھی دی ہے۔ میرے والد صاحب نیک بزرگ اور سجادہ نشین تھے۔ میں یہاں ان کا حال زیادہ بیان نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے ایک کتاب جس کا نام طب روحانی ہے تصنیف کی ہے اس میں اپنا کچھ حال بیان کیا ہے اس کتاب کا اشتہار حضرت صاحب نے رسالہ نشان آسمانی میں تحریر فرمایا ہے۔......

براہین احمدیہ چھپی تو میرے والد صاحب کو حضرت صاحب کا تعارف ہوا۔ میرے والد صاحب کو حضرت صاحب سے بہت ارادت و اعتقاد تھا۔ اس زمانہ میں حضرت صاحب کا مجددی دعویٰ تھا جس کو قبول کیا اور یہی (دعوت) کرتے تھے کہ امام زمان دنیا میں ظاہر ہوگیا ہے ان پر ایمان اور یقین لاؤ اور اگر کوئی مرید ہونے کے لئے آتا تو کہتے کہ سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں۔ جاؤ حضرت صاحب کی بیعت کرو۔ حالانکہ حضرت صاحب کو ابھی بیعت لینے کا منجاب اللہ حکم نہیں ہوا تھا۔ بیعت تو کر لیتے مگر فرماتے یہی تھے کہ جاؤ ان کی بیعت کرو۔

والد صاحب اشاعت (دین) میں حضرت صاحب کی خدمت میں چندوں وغیرہ میں خوب حصہ لیتے تھے اور اپنے مریدوں اور دوستوں سے بھی اچھی طرح امداد کراتے تھے۔ نیز حضرت صاحب کی تائید میں ایک طویل اشتہار بھی شائع کیا جس میں ایک شعر یہ تھا ؎

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حالانکہ اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ بھی نہ تھا اور کتاب فتح اسلام و توضیح مرام شائع بھی نہیں ہوئی تھی ...... جب میں بیس سال کا ہوا تو والد صاحب حضرت صاحب سے اجازت لے کر حج کو تشریف لے گئے۔ حضرت صاحب نے ایک دعائیہ خط دیا کہ میری طرف سے حج بیت اللہ میں حرف بحرف پڑھ دینا۔ یہ خط حضرت عرفانی صاحب سلمہ قادیان نے چھاپ دیا ہے۔ حج کو مجھے بھی ساتھ لے گئے تھے اور بہت مرید بھی ساتھ گئے تھے جن میں شہزادہ عبدالمجید صاحب مربی ایران بھی تھے جن کی وفات ایران میں ہوئی۔

کتبہ ان کا مقبرہ بہشتی میں لگا ہوا ہے۔ 9 ذی الحجہ عرفہ کا دن مجھے یاد ہے۔ جب میرے والد صاحب عرفات کے میدان میں وہ خط ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوگئے۔ ہم 22,20 خدام پیچھے کھڑے تھے۔ والد صاحب نے فرمایا کہ میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں۔ تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے پڑھا اور ہم نے آمین کہی ...... میرے والد صاحب حج سے آکر 13 دن زندہ رہے اور 19 ربیع الاول 1303ھ کو وفات پاگئے اور لدھیانہ گورغریباں میں دفن ہوئے (-)

(افتخار الحق یا انعامات خداوند کریم ص 6 تا 8)

حضرت مسیح موعود کی ابتدائی زیارت اور پہلی ملاقات

حضرت پیر افتخار احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ "میرے والد صاحب کو اور میرے بھائی منظور محمد صاحب کو اور مجھ کو حضرت صاحب کی ابتدائی زیارت اس وقت ہوئی جبکہ حضور 1884ء میں سب سے پہلے تین دن کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے تھے۔ میرے والد صاحب اور میرے بھائی صاحب اور میں اور سب احباب حضور کے استقبال کے لئے سٹیشن پر گئے تھے۔ حضور کی پہلی زیارت سٹیشن پر ہوئی۔ میرے والد صاحب نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں بغیر بتلائے حضرت صاحب کو پہچان لوں گا۔ ایسا ہی ہوا کہ حضور جب گاڑی سے اترے بغیر بتلائے والد صاحب نے فرمایا کہ وہ یہ ہیں حضرت صاحب نے تین روز محلّہ صوفیاں میں ڈپٹی امیر علی صاحب صوفی (جو کہ میرے والد صاحب کے مرید تھے) قیام فرمایا اور مسجد صوفیاں میں نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے والد صاحب دن کا اکثر حصہ حضرت صاحب کے پاس گزارتے تھے۔ حضرت صاحب تین روز لدھیانہ رہے اور زبانی وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ شہر والے گروہ در گروہ آتے رہتے تھے"۔ (رجسٹر روایات نمبر 7 ص 2,1)

براہین احمدیہ پر تبصرہ

حضرت مسیح موعود نے جب اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی تو اس پر ملک کے طول و عرض میں زوردار تبصرے لکھے گئے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب نے بھی بڑا عظیم الشان تبصرہ لکھا۔ انہوں نے "اشتہار واجب الاظہار" کے نام سے ایک مفصل تبصرہ شائع کیا اور تحریر فرمایا کہ "اس چودھویں صدی کے زمانہ میں کہ ہر ایک مذہب و ملت میں ایک طوفان بدتمیزی برپا ہے۔ بقول شخصے کافر نئے نئے ہیں مسلماں نئے نئے۔ ایک ایسی کتاب اور ایک ایسے مجدد کی بے شک ضرورت تھی جیسی کہ براہین احمدیہ اور اس کے مؤلف مخدومنا مولانا میرزا غلام احمد صاحب دام فیوضہ ہیں۔ جو ہر طرح سے دعویٰ (-) کو مخالفین پر ثابت فرمانے کے لئے موجود ہیں۔ جناب موصوف عامی علماء اور فقراء میں سے نہیں، بلکہ خاص اس کام پر منجانب اللہ مامور اور ملہم اور مخاطب الٰہی ہیں۔ صدہا سچے الہام اور مخاطبات اور پیشگوئیاں اور رویا صالحہ اور امرالٰہی اور اشارات اور بشارات اجراء کتاب اور فتح و نصرت اور ہدایات امداد کے باب میں زبان عربی، فارسی، اردو، انگریزی وغیرہ میں ہیں، حالانکہ مصنف صاحب نے ایک لفظ انگریزی کا نہیں پڑھا......

مصنف صاحب اس چودھویں صدی کے مجدد اور مجتہد اور محدث ...... ہیں۔ اس موقعہ پر چند اشعار فارسی اس کتاب کے لکھتا ہوں جن کو پڑھ کر ناظرین خود جناب ممدوح کا مرتبہ دریافت فرمالیں گے اور یقین ہے کہ خلوص دل اور صدق عقیدت سے یہ شعر زبان حال سے فرماویں گے کہ

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

سن شریف حضرت کا قریباً چالیس یا پینتالیس ہوگا۔ اصل وطن اجداد کا ملک فارس معلوم ہوتا ہے۔ نہایت خلیق، صاحب مروت و حیا، نوجوان، رعنا چہرہ سے محبت الٰہی ٹپکتی ہے۔ اے ناظرین! میں سچی نیت اور کمال جوش صداقت سے التماس کرتا ہوں کہ بے شک و شبہ جناب میرزا صاحب موصوف مجدد وقت اور طالبان سلوک کے لئے کبریت احمر اور سنگدلوں کے واسطے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضر اور منکرین (-) کے واسطے سیف قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجۃ بالغہ ہیں۔ یقین جانو کہ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ آگاہ ہو کہ امتحان کا وقت آگیا ہے۔ حجت الٰہی قائم ہوچکی ہے اور آفتاب بماہتاب کی طرح بہ دلائل قاطعہ ایسا ہادی کامل بھیج دیا ہے کہ سچوں کو نور بخشے اور ظلمات و ضلالت سے نکالے اور جھوٹوں پر حجت قائم کرے"۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول تصنیف حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ص 22,21 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اس تبصرے کا ایک حصہ یہ تھا۔

"عالی جناب فیض رسان عالم، معدن جود و کرم ...... برگزیدہ خاص و عام حضرت مرزا غلام احمد صاحب دام برکاتم رئیس قادیان ضلع گورداسپور پنجاب نے ایک کتاب "براہین احمدیہ" سلیس اردو زبان میں جس کی ضخامت تین سو جزو کے ہے چاروں دفتر جو کہ قریباً 35 جزو ہیں۔ نہایت خوشخط چھپ بھی گئے ہیں اور باقی وقتاً فوقتاً چھپتے جائیں گے اور خریداروں کے پاس پہنچتے رہیں گے۔

یہ کتاب دین (-) اور نبوت محمدیہ ﷺ اور قرآن شریف کی حقانیت کو تین سو مضبوط دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت کرتی ہے اور عیسائی، آریہ، نیچریہ، ہنود اور برہموسماج وغیرہ جمیع مذاہب مخالف (-) کو ازروئے تحقیق رد کرتی ہے۔ حضرت مصنف نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا ہے کہ اگر کوئی مخالف ...... یا مکذب ...... تمام دلائل یا نصف یا خمس تک بھی رد کردے تو مصنف صاحب اپنی جائیداد دس ہزار روپیہ کی اس کے نام منتقل کر دیں گے"۔

(حیات طیبہ از شیخ عبدالقادر ص 49,48)

ایک امتیازی سعادت

حضرت صوفی احمد جان صاحب کو ایک امتیازی سعادت یہ حاصل ہوئی کہ 1885ء میں جب وہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت مسیح موعود نے انہیں ایک دعا لکھ کر دی جو حضرت مسیح موعود کے ہی الفاظ میں انہیں من وعن خدا سے عرض کرنے کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ "1885ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم سے انہیں ایک دردانگیز دعا تحریر فرمائی اور لکھا "اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود مبارک کی انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں"۔

نیز یہ ہدایت فرمائی کہ

"آپ پر فرض ہے کہ انہیں الفاظ میں بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں"۔

چنانچہ حضرت صوفی صاحب نے حضرت کے ارشاد کے تعمیل میں یہ دعا بیت اللہ شریف میں بھی اور پھر 9 ذی الحجہ 1302ھ (بمطابق 19 ستمبر 1885ء) میدان عرفات میں بھی پڑھی۔

آپ کے پیچھے اس وقت ان کے 22,20 خدام اور عقیدت مند تھے جن میں حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب مربی ایران، حضرت خان صاحب محمد امیر خان صاحب اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی اور حضرت صوفی صاحب کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب بھی شامل تھے۔

صوفی صاحب میدان عرفات میں حضرت مسیح موعود کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں۔ تم سب آمین کہتے جاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے۔

اے ارحم الراحمین! ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے۔ اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔

اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے

تونے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تونے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت (-) مخالفین پر اور ان سب پر جواب تک (-) کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظلّ حمایت میں رکھ۔ دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور اپنے نبی ﷺ اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 265,264)

علم توجہ سے توبہ

حضرت مسیح موعود جب اہل لدھیانہ کے اصرار پر پہلی بار وہاں تشریف لے گئے تو حضرت صوفی احمد جان صاحب نے حضور کی اپنے گھر دعوت کی وہاں ایک عجیب واقعہ پیش آیا جسے تاریخ احمدیت میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کی ابتدائی زندگی، مجاہدات اور خیالات اور پھر پاک تبدیلی کا ذکر ملتا ہے۔

"اگلے دن صوفی احمد جان صاحب کے ہاں دعوت کا انتظام تھا دعوت ختم ہوئی تو حضرت مسیح موعود کے ساتھ وہ بھی مزید برکت کے لئے ہمراہ ہوگئے۔ رستہ میں انہوں نے حضرت کے استفسار پر عرض کیا کہ میں نے بارہ چودہ سال رتڑ چھتر کی گدی میں مجاہدات کئے ہیں جن سے میرے اندر اتنی زبردست طاقت پیدا ہوگئی ہے کہ اگر میں اپنے پیچھے آنے والے آدمی پر توجہ کروں تو وہ ابھی گر جائے اور تڑپنے لگے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی عادت مبارک کے مطابق اپنی سوٹی کی نوک سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا صوفی صاحب اگر وہ گر جائے تو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا اور اس کو کیا فائدہ ہوگا؟ صوفی صاحب اہل باطن میں سے تھے یہ نکتہ سن کر پھڑک اٹھے اور اسی وقت علم توجہ سے ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی بلکہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب طب روحانی (جس میں انہوں نے توجہ کے کمالات اور برسوں کے تجربات پر اتنی مفصل روشنی ڈالی تھی لدھیانہ والوں نے انہیں مسیح دوراں کے خطابات دے رکھے تھے) نہ صرف مرتے دم تک خود اٹھا کر نہیں دیکھا بلکہ اپنے مریدوں میں اشتہار دے دیا کہ علم توجہ (دین) سے مخصوص نہیں ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے میرا کوئی مرید اسے دین (حق) کا جزو سمجھ کر استعمال نہ کرے۔ حضرت صوفی صاحب نے "طب روحانی" میں اعلان کیا تھا کہ اس سلسلہ میں نجات جاودانی" اور "کمالات انسانی" کے نام پر دو مزید حصے بھی شائع ہوں گے اور عملاً ان کا مسودہ بھی تیار تھا لیکن اس کے بعد آپ نے وہ مسودہ لے کر چاک کر ڈالا بعض لوگوں نے جو "طب روحانی" سے بے حد متاثر تھے بڑے اصرار کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ وہ چیرا پھاڑا ہوا مسودہ ہی بھیج دیں تا کہ اس کو مرتب کر کے معلوم ہو سکے کہ کیا لکھا ہے۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ "آں قدح شکست و آں ساقی نماند" پنجاب میں ایک آفتاب نکلا ہے۔ جس کے سامنے ستارے رہبری نہیں کر سکتے۔ اس آفتاب کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ انہوں نے ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھی ہے اسے منگوا کر پڑھو۔"

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 235)

دارالبیعت لدھیانہ

اگرچہ حضرت صوفی احمد جان صاحب 1885ء میں ہی وفات پاگئے تھے لیکن حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت 23 مارچ 1889ء کی تقریب کے لئے حضرت مسیح موعود نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقعہ محلہ جدید لدھیانہ کا انتخاب فرمایا جو سلسلہ کے لٹریچر میں دارالبیعت کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب کا یہ مکان اور گھر قیامت تک کے لئے مبارک اور بابرکت ہوگیا اور مقامات مقدسہ میں شامل ہوگیا جن کو دیکھ کر خدا کا شعور حاصل ہوتا ہے اس مکان میں فروکش ہو کر حضور نے 4 مارچ 1889ء کو اشتہار دیا کہ بیعت کرنے والے لوگ 20 مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ یہیں پر بیعت کے ریکارڈ کا تاریخی رجسٹر تیار ہوا جس کی پیشانی پر لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت"

رجسٹر میں نام ولدیت اور سکونت کے کالم تھے جہاں ہر ایک بیعت کرنے والے کے کوائف درج ہوئے۔

حضرت مسیح موعود لدھیانہ میں 18 اپریل 1889ء تک مقیم رہے۔ ابتداء میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر جو محلّہ جدید لدھیانہ میں ہے جسے جماعت احمدیہ نے بعد میں خرید لیا۔ پھر حضور محلّہ اقبال گنج میں تشریف لے گئے تاہم بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔

دارالبیعت کے بارہ میں تاریخ احمدیت جلد اول کے صفحہ 380 پر ایک نوٹ میں مزید تفصیل اس طرح ہے "یہ کوٹھڑی دراصل حضرت صوفی احمد جان کا جاری کردہ لنگر خانہ تھا جسے دارالبیعت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت صوفی صاحب کے صاحبزادوں نے کچھ عرصہ بعد رہائشی مکان فروخت کر دیا اور دارالبیعت صدر انجمن کے نام ہبہ کر دیا۔ صدر انجمن نے اس کا انتظام مقامی جماعت کے سپرد کر دیا۔ 1906ء میں اس کی پہلی شکل میں کچھ تبدیلی کر کے جانب شمال ایک لمبا اور پختہ اور ہوادار کمرہ تیار کروایا گیا جس کی شمالی دیوار کی بیرونی سطح پر دارالبیعت کا نام اور تاریخ بیعت کا کتبہ ثبت کیا گیا اور صحن میں پختہ اینٹوں کا کوئی بالشت بھر اونچا چبوترہ اور ایک محراب بنا کر نماز کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ دسمبر 1939ء میں نماز گاہ پر ایک چھوٹی سی خوبصورت بیت الذکر تعمیر ہوئی۔ بجلی کے قمقمے آویزاں کئے گئے۔ صحن میں نلکہ نصب ہوا اور غسل خانہ جائے ضرورت تیار کی گئی۔ ایک لمبے کمرے کو دو میں تبدیل کر کے مشرقی کمرہ میں احمدیہ لائبریری قائم کی گئی۔ اس کمرے کی مشرقی دیوار کے جنوبی کونے کے پہلو میں وہ مقدس جگہ ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود نے بیٹھ کر پہلی بیعت لی تھی اور جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا (ریویو آف ریلیجنز اردو جون، جولائی 1943ء ص 36,39) 1947ء میں یہ تاریخی یادگار ہندوستان میں رہ گئی۔

حضرت مسیح موعود سے عقیدت کے واقعات

حضرت پیر افتخار احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ "حضور تین دن کے بعد لدھیانہ سے تشریف لے گئے اس کے کچھ عرصہ بعد اطلاع ملی کہ حضرت صاحب شادی کے لئے دہلی تشریف لے جائیں گے اور فلاں وقت ریلوے سٹیشن لدھیانہ سے گاڑی گزرے گی والد اور لدھیانہ کے احباب پہلے سے سٹیشن پر جا پہنچے۔ میں بھی والد صاحب کے ساتھ تھا جتنی دیر گاڑی کھڑی رہی۔ حضور پلیٹ فارم پر ٹھہرے رہے حضور کے ساتھ جو احباب ساتھ آئے تھے میرے خیال میں شاید چھ سات ہوں گے۔ حضور اور ساتھی سب اپنے معمولی لباس میں تھے کوئی ایسی علامت نہ تھی جس سے یہ ظاہر ہو سکتا کہ یہ دولہا اور یہ اس کی برات ہے......

حضور مع رفقاء شاید 15,10 منٹ لدھیانہ پلیٹ فارم پر کھڑے رہے پھر گاڑی پر سوار ہو کر دہلی روانہ ہوگئے۔ واپسی کے وقت پھر لدھیانہ سٹیشن پر گاڑی ٹھہری۔ احباب سے ملاقات کی۔ میرے والد صاحب نے پھلور کے دو ٹکٹ پہلے سے لے لئے تھے میرے بھائی منظور محمد صاحب کو ساتھ لے کر حضور کی گاڑی کے ڈبہ میں سوار ہوگئے۔ میں ساتھ نہیں تھا۔ پھلور لدھیانہ سے 5 میل ہے اور انجن بدلتا ہے۔ گاڑی نصف گھنٹہ وہاں ٹھہری۔ یہ میرے والد صاحب کا دلی خلوص تھا۔ جو اس تھوڑے عرصہ کی ملاقات کو غنیمت سمجھا۔ یہ والد صاحب کی حضرت صاحب سے آخری ملاقات تھی کیونکہ اس کے بعد حج کو تشریف لے گئے واپسی کے وقت راستہ میں بیمار ہوگئے اور لدھیانہ آ کر چند روز بعد 19 ربیع الاول 1303ھ کو وفات پاگئے"۔ (رجسٹر روایات نمبر 7 ص 3,2)

ان کا باپ صالح تھا

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

"والد صاحب کی وفات کے بعد تھوڑے عرصہ بعد حضرت صاحب تعزیت کے لئے لدھیانہ تشریف لائے۔ تھوڑی دیر قیام فرمایا۔ والد صاحب مرحوم کی محبت اخلاص اور دینی خدمت کا ذکر فرماتے رہے۔ پھر حضور نے مع حاضرین دعا فرمائی اور حضور نے قرآن شریف کی یہ آیت وکان ابوھما صالحا پڑھ کر فرمایا کہ ان دونوں بچوں پر مہربانی کرنے کی یہ وجہ تھی کہ ان کا باپ صالح تھا۔ ہم بھی اپنے باپ کے دو ہی لڑکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر بھی فضل فرمائے"۔ آمین (رجسٹر روایات نمبر 7 ص 4,3)

سن وفات 19 ربیع الاول 1303ھ عیسوی لحاظ سے 27 دسمبر 1885ء بنتا ہے۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب کی اولاد صالحہ

1۔ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ

"حضرت صوفی احمد جان کی دختر تھیں۔ 1872ء میں پیدا ہوئیں۔ حضرت مولانا نورالدین کی زوجیت کے لئے خود حضرت مسیح موعود نے ان کا انتخاب فرمایا تھا۔ غالباً 1888ء میں وہ حضرت مولانا کے نکاح میں آئیں۔ حضرت اقدس بنفس نفیس برات میں شامل ہوئے تھے۔ 7 اگست 1955ء کو 83 برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آخری آرام گاہ بہشتی مقبرہ ربوہ ہے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول ص 381)

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت گھر آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم نے بیعت کی"۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 342)

حضرت صوفی احمد جان صاحب کے بڑے صاحبزادے روایت کرتے ہیں:۔

......یہی زمانہ میری ہمشیرہ صغریٰ بیگم کی شادی کا ہے۔ حضرت صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے لئے رشتہ کا خط بھیجا۔ بفضل اللہ بات قرار پاگئی۔ حضرت مع حضرت خلیفہ اول اور احباب شادی کے لئے لدھیانہ تشریف لائے اور بعد نکاح مع دولہن واپس تشریف لے گئے"۔

(رجسٹر روایات نمبر 7 ص 5,4)

2۔ حضرت پیر افتخار احمد صاحب

"حضرت صوفی احمد جان صاحب کے بڑے بیٹے نہایت باخدا بزرگ تھے۔ 1865ء میں پیدا ہوئے۔

حضرت اقدس کی پہلی زیارت لدھیانہ میں 1884ء میں کی مگر قادیان آنے کا اتفاق بشیر اول کے عقیقہ کی تقریب پر 1887ء میں ہوا۔ ایک لمبے عرصے تک حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ ثانی کے خطوط نویس رہے۔ 8 جنوری 1951ء میں 86 سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا (الفضل 11 جنوری 1951ء)

حضرت مسیح موعود ان کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"یہ جوان صالح میرے مخلص اور محبّ صادق حاجی الحرمین شریفین منشی احمد جان صاحب مرحوم و مغفور کے خلف رشید ہیں اور بمقتضائے الولد سرلابیہ تمام محاسن اپنے والد بزرگوار کے اپنے اندر جمع رکھتے ہیں"۔ (ازالہ اوہام ص 812)

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 217)

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے مسائل اور ان کا آسان حل

قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے کو پری میچور بچہ (Premature Baby) کہتے ہیں ایسے بچے عموماً حمل کے نو ماہ مکمل کئے بغیر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر نوزائیدہ بچے کا پیدائش کے وقت وزن 2.5 کلو گرام سے کم ہو تو ایسے بچے کو کم وزن والا بچہ یعنی (Low Birth Weight) کہا جاتا ہے ہمارے ملک میں بیس سے پچیس فیصد بچے پری میچور (قبل از وقت پیدائش) یا کم وزن پیدا ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وقت سے پہلے پیدا ہونے والے بچے زندہ نہیں رہتے یا حالات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان بچوں کے ساتھ مختلف مسائل تو ضرور ہوتے ہیں لیکن آج کی طبی سائنس نے بہت زیادہ ترقی کر لی ہے۔ اس لئے اب یہ بچے بآسانی تمام مسائل کا مقابلہ کر لیتے ہیں اور محض تین ماہ کے اندر اندر ان کی صحت بالکل ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ جیسی کہ Full Term بچے کی ہوتی ہے قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے ساتھ یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ ان کا جگر، سانس لینے کا نظام، گردے وغیرہ مکمل طور پر نہیں بن پاتے۔ انہیں پوری طرح مکمل ہونے اور اپنا کام پوری طرح انجام دینے میں کافی وقت لگتا ہے۔ ایسے بچوں کا کچھ خصوصی خیال رکھنا پڑتا ہے اس کے بعد ان کی بھی، حمل کی مدت مکمل کرنے والے بچوں کی طرح نشوونما ہوتی ہے۔ ان بچوں کے جسم کا درجہ حرارت برقرار رکھنے کا نظام پوری طرح کام نہیں کرتا۔ پیدائش کے فوری بعد اگر انہیں مناسب حد تک گرم نہ رکھا جائے تو یہ بالکل ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ ٹھنڈ کی وجہ سے ان کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں اور ناک نیلی پڑنے لگتی ہے۔ پھر کبھی بچے کے جسم کا درجہ حرارت بہت زیادہ اور کبھی بہت کم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسے ایک مناسب سطح تک برقرار رکھنے کیلئے بچے کو انکوبیٹر (Incubator) میں رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ بچے کو جسمانی درجہ حرارت کا نظام بہتر ہونا شروع ہو جاتا ہے پھر بچے کو انکوبیٹر کی ضرورت نہیں رہتی۔ انکوبیٹر میں بچے کو آکسیجن اور باقی ادویہ دینے میں بھی کافی آسانی ہوتی ہے اس کے علاوہ چونکہ اس کی سانس کا نظام بھی پوری طرح بنا نہیں ہوتا۔ پھیپھڑے صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہے ہوتے۔ اسے آکسیجن حاصل کرنے کیلئے کافی محنت کرنا پڑتی ہے یا کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کی سانس اکھڑ اکھڑ کر آ رہی ہوتی ہے یا سانس لیتے وقت وہ یکدم سانس روک لیتا ہے (دونوں صورتوں میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے) تو انکوبیٹر ہی میں اسے فوری آکسیجن دینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے (بعض دفعہ آکسیجن دینے کے باوجود سانس کی تکلیف برقرار رہتی ہے تو بچے کو وینٹیلیٹر (Ventilator) پر رکھنے کی ضرورت بھی محسوس ہو سکتی ہے) ایسا عموماً چند فیصد بچوں ہی میں ہوتا ہے۔ چند روز کے بعد جب بچے کے پھیپھڑے مکمل طور پر بن جاتے ہیں تو آہستہ آہستہ ان کی سانس کی تکلیف ختم ہو جاتی ہے اور آکسیجن کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔

جسم کے باقی نظاموں کی طرح قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے کا جگر پوری طرح کام نہیں کرتا۔ جس کے باعث پیدائش کے دوسرے یا تیسرے روز بچے کو ہلکا سا یرقان شروع ہو جاتا ہے یہ یرقان صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جگر اپنی پوری صلاحیت سے کام نہیں کر پاتا۔ عموماً یہ یرقان بہت ہی ہلکا ہوتا ہے اور جمع ہونے والا بیلی روبن Bilirubin پندرہ ملی گرام سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اس صورت میں کسی علاج کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ تقریباً ایک یا دو ہفتے کے بعد یہ یرقان خود بخود ختم ہو جاتا ہے کیونکہ جگر اپنا کام مکمل طور پر شروع کر دیتا ہے تاہم اگر خون میں Biliubin کی مقدار زیادہ ہو تو بعض دفعہ فوٹو تھراپی (Phototherapy) کیلئے علاج کی ضرورت پیش آتی ہے ورنہ عام طور پر اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔

چونکہ عام طور پر قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں میں بیماریوں سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی مکمل طور پر نہیں بن پاتی۔ یعنی دوسرے بچوں کے مقابلے میں ان کی قوت مدافعت بہت کم ہوتی ہے تو اس وجہ سے مختلف بیماریوں کے جراثیم بھی ان پر جلد حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں یہ بچے Septicemia یا انفیکشن کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔

قبل از پیدائش تو بچہ ہر قسم کے انفیکشنز سے محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن جیسے ہی وہ دنیا میں آتا ہے مختلف قسم کے جراثیم اس پر حملہ آور ہو جاتے ہیں عموماً وقت پر پیدا ہونے والے بچوں کی قوت مدافعت تو ان سارے جراثیم کا مقابلہ کر لیتی ہے لیکن قبل از وقت پیدا ہونے والا بچہ ان کا مقابلہ ذرا مشکل سے کر پاتا ہے اس اعتبار سے بھی انکوبیٹر بہترین ہے کہ اس میں بچہ باہر کی آلودہ فضا سے محفوظ رہتا ہے عموماً تمام ہسپتالوں میں انکوبیٹر میں رکھے بچے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ڈاکٹر اور نرسیں اپنے ہاتھ بہت اچھی طرح دھوتے ہیں۔ نیز نرسری میں عام لوگوں کا آنا جانا بھی منع ہوتا ہے۔ ان ساری احتیاطی تدابیر کے باوجود بھی اگر بچے کو انفیکشن یعنی Septicemia ہو جائے تو پھر ایسی صورت میں اینٹی بائیوٹک انجکشن لگانے پڑتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ صورت حال خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔ انفیکشن سے بچاؤ کا بہترین طریقہ اللہ تعالیٰ نے ماں کے دودھ کی شکل میں عطا کیا ہے۔ ماں کے دودھ میں وہ تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں جن کی وجہ سے بچے میں بہترین قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ خاص طور پر ابتدائی دو یا تین روز کے دودھ میں قوت مدافعت پیدا کرنے والے تمام اجزاء وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں ایسے بچے چونکہ خود دودھ پینے کی طاقت نہیں رکھتے یا یوں کہئے کہ بآسانی Suck (کھینچ) نہیں کر پاتے تو ایسے میں دودھ ضائع کرنے کی بجائے ایسے بچوں کو نلکی کے ذریعے ماں کا دودھ دینا چاہئے۔ تاکہ نہ صرف ایسے بچے میں قوت مدافعت پیدا ہو بلکہ بچے کا اخراجی نظام بھی درست ہو۔ کیونکہ پری میچور بچے کیلئے ماں کا دودھ ہی بہترین غذا ہے اس میں وہ تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ جن سے بچے کی بہترین افزائش ہو سکتی ہے۔ نیز اس کا وزن بھی جلد از جلد عام بچوں کی طرح بڑھنے لگتا ہے۔ ان بچوں کا ایک اہم مسئلہ، شوگر لیول میں کمی بھی ہے (جس کی وجہ سے بعض دفعہ جھٹکے لگنے لگتے ہیں) تو اس کا بہترین علاج بھی ماں کے دودھ کا استعمال ہے۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ ڈرپ کے ذریعے بھی گلوکوز فراہم کیا جاتا ہے۔ لیکن کوشش یہ کرنی چاہئے کہ اس کی نوبت نہ آئے اور بچے کو ابتدا ہی سے باقاعدہ ماں کا دودھ شروع کروایا جائے۔

قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے، عام بچوں کی نسبت کچھ زیادہ توجہ اور نگرانی کے مستحق ہوتے ہیں لیکن یہ سو فیصد نارمل بچے ہی ہوتے ہیں اگر انہیں بروقت درست طبی سہولتیں میسر آ جائیں تو یہ بہت جلد نارمل بچوں کی طرح تندرست و توانا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی کی بدولت اب طبی سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اب انکوبیٹر میں بچے کو تقریباً وہی ماحول میسر آ جاتا ہے۔ جو ماں کی کوکھ میں ملتا ہے۔ اس دوران بچے کے مختلف نظام اور اعضاء وغیرہ بھی مکمل ہو جاتے ہیں۔ البتہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انکوبیٹر میں بچے کو کتنا عرصہ رکھا جائے۔ تو اس کا انحصار بچے کے وزن اور جسمانی ساخت پر ہوتا ہے نیز یہ کہ بچہ پیدائش کے وقت سے کتنا پہلے پیدا ہوا تھا۔ اس کا فیصلہ ماہر امراض بچگان ہی بہتر طور پر کر سکتا ہے۔ کم از کم شہروں میں تو ہر اچھے ہسپتال میں انکوبیٹر کی سہولت، ان بچوں کی نشوونما کے لئے بے حد معاون ہے۔ البتہ دور افتادہ علاقوں میں چونکہ یہ سہولت میسر نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہاں ایسے بچوں کو اچھی طرح لپیٹ کر گرم رکھنا چاہئے کمرے کو گرم رکھنے کیلئے کسی انگیٹھی کا انتظام ہو تو اچھا ہے یا پھر بچے کے پاس بجلی کا تیز روشنی کا بلب لگایا جائے۔ تاکہ اس کی تپش سے بچہ گرم رہے۔ لیکن کسی بھی پیچیدگی سے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ ایسے بچوں کو جلد از جلد کسی ایسے ہسپتال میں لے جایا جائے جہاں قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کی نگہداشت کے تمام وسائل موجود ہوں اور ان کی دیکھ بھال کرنے والا تربیت یافتہ عملہ بھی موجود ہو۔ ابتدائی طور پر تھوڑی سی احتیاط سے نہ صرف آپ کا ننھا سا پھول کملانے سے محفوظ رہے گا۔ بلکہ جلد کھل کر شاداب بھی ہو جائے گا۔

تمام احمدی خواتین اور خصوصاً نئے پیدا ہونے والے واقفین بچوں کی ماؤں کو چاہئے کہ وہ باقاعدگی سے اپنا طبی معائنہ کروائیں اور اگر خطرہ ہو کہ کہیں بچے کی پیدائش قبل از وقت نہ ہو جائے تو ایسی صورت میں زچگی کسی اچھے اور مستند ہسپتال میں کروانی چاہئے اور بعد میں بھی بچے کو وقتاً فوقتاً بچوں کے ماہر ڈاکٹر کو دکھاتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت مند اور لمبی زندگی والے بچے عطا کرے جو دینی خدمات کے میدان میں اپنی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر کے خلیفہ وقت سے سند خوشنودی حاصل کریں۔ آمین

(بقیہ صفحہ 5)

3۔ حضرت پیر منظور محمد صاحب

’’حضرت صوفی احمد جان صاحب کے دوسرے فرزند ’’قاعدہ یسرنا القرآن‘‘ کے موجد کی حیثیت سے ملک بھر میں مشہور ہوئے۔ 1866ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی عقیقہ بشیر اول کے موقعہ پر ہی قادیان کا پہلا سفر اختیار کیا تھا ان کے مزاج میں تصوف کا رنگ بہت غالب تھا انہوں نے صرف اسی شوق میں خوشنویسی سیکھی تا حضور کی کتابوں کی کتابت حضور کے منشاء کے مطابق بہترین ہو سکے۔ چنانچہ حضرت اقدس کی بہت سی کتابوں کے پہلے ایڈیشن آپ ہی کے لکھے ہوئے ہیں جو خوشنویسی کا دلآویز مرقع اور الفت و محبت کی ابدی یادگار ہیں۔ تاریخ وفات 21 جون 1950ء۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول ص 217)

حضرت مسیح موعود کے شعر

رہ تعلیم اک تو نے بتادی

فسبحان الذی اخزا الاعادی

میں بھی حضرت پیر منظور محمد صاحب کی طرف اشارہ ہے۔

4۔ حضرت غفور بیگم صاحبہ

ولادت: 1875ء

وفات: 1975ء

عمر: 82 سال

وصیت نمبر: 1572

پہلی ٹریفک لائٹ

پہلی ٹریفک لائٹ (اشارے) کی تنصیب برطانوی پارلیمنٹ (لندن) کے باہر 1868ء میں کی گئی۔ یہ لائٹ سرخ اور سبز رنگ کی تھی۔

رحمان ہے رحیم ہے

دل میں بسائے رکھ اُسے مہماں کئے ہوئے
اک شمع یاد یار فروزاں کئے ہوئے

ارض سما اسی نے تو پیدا کئے ہیں دیکھ
کیا کیا نہ تیرے واسطے ساماں کئے ہوئے

رحماں ہے وہ رحیم ہے رب کریم ہے
دیتا ہے بے حساب جو احساں کئے ہوئے

ہیں جس قدر جہاں میں مضامینِ کائنات
رکھتے ہیں اس کی ذات کو عنواں کئے ہوئے

بے نور ہوویں مہر و ماہ و نجوم سب
جب آئے ہے وہ بزم میں حیراں کئے ہوئے

بیٹھے ہیں مدتوں سے تیری رہگزار میں
آنکھیں بچھائے نذر دل وجاں کئے ہوئے

ہے آرزو وہ دیکھے کبھی زخم دل میرے
آئے کبھی تو درد کا درماں کئے ہوئے

اے آر بدر

ہمدردی خلق

❁ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔

☆ اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے بیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ کہے اے میرے رب کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔ (سورۃ المنافقون)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ہر بیعت کنندہ ’’عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چلتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔‘‘

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ مستحق مریضوں کے علاج کی مدّ امداد مریضاں اور ہسپتال ڈویلپمنٹ میں بطور صدقہ جاریہ اپنے عطایا جات بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم مقبول احمد صاحب محلّہ دارالعلوم غربی خلیل تحریر کرتے ہیں کہ میرا بیٹا فاتح احمد عمر ساڑھے تین ماہ تقریباً دس دن سے شدید بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

❁ مکرم محمد اکرام ناصر صاحب مربی سلسلہ گھٹیالیاں سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری سکندر حیات مانگٹ صاحب آف اونچہ مانگٹ کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ صاحب فراش ہیں۔ احباب سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری کرامت اللہ خاں صاحب چک TDA2 بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

❁ (1) کامسیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی لاہور، اسلام آباد نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ بی ایس کمپیوٹر سائنس، کمپیوٹر انجینئرنگ، ٹیلی کام انجینئرنگ، میتھمیٹکس، بائیو انفارمیٹکس، الیکٹرونکس، بزنس ایڈمنسٹریشن، کیمیکل، انجینئرنگ، ماسٹرز ان کمپیوٹر سائنس، بزنس ایڈمنسٹریشن۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 دسمبر 2006ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ 17 دسمبر 2006ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبرز 042-9203101، 051-9258481-5 پر رابطہ کریں۔

(2) بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد، کراچی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ بی ایس جیالوجی/جیوفزکس، بی ایس انوائرنمینٹل سائنسز، بی ایس سی ایس، ایم ایس سی جیالوجی/جیوفزکس، بی بی اے، ایم بی اے، ای ایم بی اے۔ داخلہ ٹیسٹ 10 اور 11 دسمبر 2006ء کو ہوگا جبکہ ٹیسٹ کا رزلٹ 18 دسمبر 2006ء کو نکلے گا۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 دسمبر 2006ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبرز 021-924002، 051-926002 پر رابطہ کریں۔

(3) ایئر یونیورسٹی اسلام آباد نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی بی اے آنرز۔ (ii) ایم بی اے۔ ان پروگرامز میں داخلے کی آخری تاریخ 20 دسمبر 2006ء ہے۔ نیز داخلہ ٹیسٹ 23 دسمبر 2006ء اور انٹرویو 9,8 جنوری 2007ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبرز 051-9262557,9262558,9262559 پر رابطہ کریں۔

(4) پاکستان نیوی میں بطور کیڈٹ شامل ہو کر الیکٹرونکس، مکینیکل انجینئرنگ، مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں بیچلرز ڈگری حاصل کریں۔ اس کے لئے رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 7 دسمبر 2006ء ہے جو کہ کسی بھی پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن سنٹر سے کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ www.paknavy.gov.pk ملاحظہ کریں۔

(5) ACE انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ سائنسز لاہور جو کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور سے الحاق شدہ ہے نے دو سالہ بی ایس سی میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی ڈگری پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ اس کے لئے کم از کم F.Sc پری میڈیکل 50 فیصد نمبر کے ساتھ پاس ہونا ضروری ہے۔ مزید معلومات کے لئے 042-5161016,5165723 پر رابطہ کریں۔

(6) بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایس ٹیلی کمیونیکیشن سسٹمز۔ (ii) ایم ایس سی ٹیلی کمیونیکیشن سسٹم۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 دسمبر 2006 ہے نیز داخلہ ٹیسٹ 10 دسمبر 2006ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبر 061-9210134 پر رابطہ کریں۔

(7) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا نے درج ذیل ماسٹرز پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم ایس الیکٹریکل۔ (ii) ایم ایس مکینیکل۔ (iii) ایم ایس سول۔ (iv) ایم ایس کمپیوٹر انجینئرنگ۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 جنوری 2007ء ہے جبکہ NTS ٹیسٹ 20 جنوری 2007ء کو ہوگا۔ نیز انٹرویو 27 جنوری 2007ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبرز 051-9047400,9047500 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

متحدہ عرب امارات

متحدہ عرب امارات خلیج فارس میں جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مشرقی کونے میں واقع سات امارات کا اتحادی وفاق ہے جن کے نام ہیں۔ ابوظہبی، دبئی، شارجہ، عجمان، ام القوائن، راس الخیمہ اور فجیرہ۔ اس وفاق کا قیام 2 دسمبر 1971ء کو عمل میں آیا تھا۔

متحدہ عرب امارات کا رقبہ 83 ہزار 600 مربع کلومیٹر اور آبادی چودہ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اس کا صدر مقام ابوظہبی ہے سرکاری زبان عربی اور سرکاری مذہب اسلام ہے۔

خلیج عرب کی یہ امارات انیسویں صدی عیسوی میں ایک متحدہ صورت میں تھیں لیکن انگریزوں نے عربوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے ان کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک عرصے تک الگ الگ رہنے کے بعد یہاں کے عوام اور حکمرانوں نے اپنے تدبر سے کام لیتے ہوئے دوبارہ وفاق کی صورت اختیار کی۔

متحدہ عرب امارات اگرچہ دوسرے ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں ایک چھوٹا سال ملک ہے۔ تاہم قدرت نے اسے بے پناہ انعامات سے نوازا ہے۔ یہاں کی زرعی اور حیوانی پیداوار میں کھجوریں، بھیڑیں، بکریاں، تمباکو، سبزیاں اور پھل اور صنعتی پیداوار میں پٹرول، قدرتی گیس، ایلومینیم، کیمیائی اشیاء، کھاد، سیمنٹ اور پلاسٹک شامل ہیں۔ تاہم برآمدات میں پٹرول کا تناسب سب سے زیادہ ہے اور یہی اس ملک کی خوشحالی کا سب سے بڑا سبب ہے۔

متحدہ عرب امارات پاکستان کا ایک بہت اچھا دوست اور برادر ملک ہے، پاکستان کے ہزاروں افراد، کسب معاش کے لئے امارات کے کونے کونے میں آباد ہیں اور پاکستان کو زرمبادلہ بھیجنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

پانی ضائع مت کریں

خبریں

قومی اخبارات سے

پولیس نے مجلس عمل کا کارواں روک دیا: پولیس نے متحدہ مجلس عمل کے سینکڑوں کارکن اور رہنما گرفتار کر کے لاہور سے گجرات کے لئے روڈ کارواں کو راستوں میں ہی روک دیا۔ قاضی حسین احمد لاہور سے نکل گئے جنہیں پل کے قریب حراست میں لے لیا گیا' بعد میں رہا کر دیا۔ لاہور میں پولیس نے صبح سے اہم سڑکوں اور عمارتوں کے باہر ڈیوٹیاں سنبھال لی تھیں۔ منصورہ گھیرے میں ہونے کی وجہ سے وہاں سے کارواں نہ نکل سکا۔

خواتین حقوق کے تحفظ کا عمل جاری رہنا چاہئے: اسلامی نظریاتی کونسل نے تحفظ نسواں بل کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے اسے صحیح سمت میں ایک قدم قرار دیا ہے یہ قانون خواتین سے متعلق موجود قوانین میں کئی بے قاعدگیوں کو دور کرے گا اسلامی کونسل کے چیئرمین اور ارکان نے صدر جنرل مشرف سے ملاقات کے بعد کہا کہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کا عمل جاری رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت معاشرے کے کمزور طبقے خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے مزید اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

پیپلز پارٹی کالا باغ ڈیم میں بڑی رکاوٹ ہے: وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کالا باغ ڈیم کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ بے نظیر بھٹو نہیں چاہتیں کہ کسانوں کی بنجر زمینیں آباد ہوں اور وہ خوشحال ہوں۔ پنجاب حکومت صوبے کے کاشتکاروں کے لئے پانی کی قلت ختم کرنے کے لئے اربوں روپے کے منصوبوں پر عملدرآمد کر رہی ہے لیکن بڑے ڈیموں کی تعمیر کے بغیر پانی کے مسئلے کا حل ممکن نہیں ہے۔

82ارب روپے کے 31 منصوبوں کی منظوری:

قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیٹی نے 82/ارب 60 کروڑ روپے کے 31 منصوبوں کی منظوری دے دی ہے ایکنک کا اجلاس اسلام آباد میں وزیر اعظم شوکت عزیز کی صدارت میں ہوا۔ کمیٹی کے اجلاس میں چاروں صوبوں کے لئے منظور کئے گئے 31 منصوبوں میں سے پنجاب کے پانچ منصوبوں پر پانچ ارب تیس کروڑ روپے سندھ میں 19/ارب' سرحد میں 11/ارب' بلوچستان میں 20/ارب آزاد کشمیر میں 2/ارب خرچ ہوں گے۔ وزیر اعظم نے اس موقع پر کہا ملکی معیشت میں تیزی سے ترقی، قرضوں کے بوجھ میں کمی سے عالمی ادارے نے درجہ بند بڑھا کر بی ون کر دی۔

نیٹو افواج اور طالبان: ترجمان دفتر خارجہ تسنیم اسلم نے کہا ہے کہ امریکہ اور نیٹو نے افغانستان پر حملہ پاکستان کی دلچسپی یا فائدہ کے لئے نہیں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے کیا۔ حکومت پاکستان فوجی طاقت کے استعمال کو کبھی ترجیح نہیں دیتی۔ کیونکہ فوجی آپریشن سے دہشت گردی اور مسائل کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا۔

عراق سے انخلاء اور امریکی منصوبہ: امریکہ میں عراق جنگ کی بڑھتی ہوئی مخالفت کے دوران امریکی فوج کے انخلاء کے سلسلہ میں کانگریس کے کمیشن نے متفقہ سفارشات تیار کر لی ہیں۔ جن کا اعلان 6 دسمبر کو کیا جائے گا۔

توتلے پن اور ہکلاہٹ کا علاج۔ جرمن جریدے ''ڈوئچے لینڈ'' کی خبر کے مطابق جرمن نوجوان سائنسدان لڑکی اینا بورن کیسل نے توتلے پن اور ہکلاہٹ کا علاج دریافت کر لیا ہے۔ انہوں نے ماہرین کے ایک گروپ کی قائد کے طور پر دماغ کے اس حصے کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا جس کا تعلق گفتگو اور زبان سے تھا۔ یہ دوا جلد ہی مارکیٹ میں آ جائے گی۔

شوگر کے مریضوں کے لئے پروٹین۔ ماہرین طب کے مطابق شوگر کے مریضوں کو زیادہ پروٹین لینے کی ضرورت ہے۔ انسولین کی زیادہ مقدار ہونے کی بنا پر کریلے کا جوس یا خشک پاؤڈر بھی مریضوں کے لئے انتہائی مفید ہے۔ شوگر کے ایسے مریض جنہیں ہائی بلڈ پریشر بھی لاحق ہو وہ اضافی طور پر ادرک کا جوس بھی استعمال کریں۔ کریلے کے جوس کے علاوہ جامن کا جوس بھی اس مرض میں مفید ہے۔

(دن ۔ 20 نومبر 2006ء)

تیزاب ملا ادرک۔ اخباری رپورٹ کے مطابق ملک کے کئی حصوں میں تیزاب میں بھگویا ہوا ادرک دوبارہ مارکیٹ میں بکنے لگا ہے۔ لاہور اور اسلام آباد کے بعض امپورٹر اور تاجر یہ دھندا کر رہے ہیں۔ ادرک کو تقریباً 10 دن تک گندھک کے تیزاب میں ڈبو کر رکھا جاتا ہے جس سے اس کا وزن 10 گنا ہو جاتا ہے۔ اس عمل سے ادرک کی شکل بھی بہتر ہو جاتی ہے اور خریدار اسے ترجیح دیتے ہیں۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ نے کیمیائی تجزیئے کے بعد یہ رپورٹ دی ہے کہ تیزاب میں بھگویا ہوا ادرک انسانی زندگی کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

(پاکستان 30 ستمبر 2006ء)

درخواست دعا

❁ مکرم منیر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل بیمار ہیں۔ پہلے سے طبیعت قدرے بہتر ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم رانا عبدالقدیر صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو گزشتہ سال 20 جون 2005ء کو اچانک درخت گرنے سے ٹانگ کولہے کے اوپر سے بری طرح فریکچر ہو گئی تھی۔ اور آپریشن ہوا تھا۔ جس کا ٹھیک ہونا بہت مشکل تھا دس ماہ تک چارپائی پر رہا اب ٹانگ پہلے سے کافی بہتر ہے اور بیساکھیوں کے سہارے چلنا شروع کیا ہے اس عرصہ میں بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط ٹیلیفون اور خود آ کر خیریت معلوم کی اور اس مشکل وقت میں ساتھ دیا۔ جس کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ بذریعہ روزنامہ الفضل سب احباب کا بے حد شکریہ اور مزید دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

دارالضیافت میں قربانی

❁ بیرون ربوہ سے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقوم مع تفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا	-/6000 روپے۔
قربانی کا حصہ گائے	-/3000 روپے۔

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 20۔ دسمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:10

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

(رجسٹرڈ) مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 2-1 تاریخ کو محمد غنی پلازہ نزد چونگی نمبر 8 ظفروال روڈ سیالکوٹ
فون: 052-540862 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-262223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 6212855-047-6212755
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور اختر ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945
موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی وا وزن سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل سیڈ اسٹیشن علی اینڈ امین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 0691-50612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-542502 موبائل: 0300-9644528
10 جوہر ولیوڈ روڈ الیکٹرو آٹو شاپ، وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661
کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
موبائل: 0303-6229207
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
ہیڈ آفس مطب حمید مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax+92-055-3894271
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
E-maiL:mata_e_hameed@hotmail.com
سب آفس مطب حمید مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahameed@hotmail.com

C.P.L 29-FD

نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی
MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے ڈیجیٹل ریسیور
سیکیورٹی کیمرہ اور UPS بارعایت دستیاب ہیں
3 ہال روڈ لاہور Off:042-7351722
Mob:0300-9419235

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی
زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

بہترین مردانہ ورائٹی، گل احمد لٹھا کاٹن، بوسکی، کھدر، کرنڈی
تمام ورائٹی نمبر 1 کوالٹی میں موجود ہے۔
ریٹ میں فرق کی صورت میں مال واپس ہو سکتا ہے
ورلڈ فیبرکس